بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ☆ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۱ ماہ صلح ۱۳۲۳ ھش | ۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۳ ھ | ۱۱ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۹

مدینۃ المسیح

لاہور ۹ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق ۹½ بجے شب یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو جو چند دن سے افاقہ ہے۔ اس میں ابھی تک کوئی زیادتی نہیں۔ اجاب دعا جاری رکھیں ــــ سیدہ ام متین صاحبہ ابھی تک ہسپتال میں ہی داخل ہیں۔ آج سردی کی وجہ سے سیدہ کو ۱۰۳ درجہ کا بخار ہوگیا۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

قادیان ۹ صلح ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کھانسی سینہ میں درد اور بخار ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت اب بفضل خدا اچھی ہے الحمد للہ

آج صبح چودھری محمد خان صاحب چیر گے کلاں ضلع گجرات جو جلسہ سالانہ پر آئے تھے اور نمونیہ سے بیمار

روزنامہ الفضل قادیان ــــ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کا ایک تازہ نشان

بارانِ رحمت

جلسہ سالانہ کی ۲۷ دسمبر کی تقریر کے دوران میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ذکر فرمایا تھا۔ کہ چونکہ ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ اس لئے خطرہ ہے۔ کہ گندم کی فصل کو نقصان پہنچے۔ اور اس گرانی کے زمانہ میں حالات اور بھی زیادہ تشویشناک ہو جائیں۔ اس موقعہ پر حضور نے دعا بھی فرمائی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بارش برسا کر اس خطرہ کو دور فرمائے۔ اور نہ صرف اس صوبہ (پنجاب) کو بلکہ سارے ملک کو قحط کے عذاب سے نیز دوسرے ہر قسم کے عذابوں سے محفوظ رکھے۔ تاکہ لوگ تکلیف مالا یطاق سے دوچار نہ ہوں۔

حضور کی اس دعا کے بعد اسی رات کو غیر معمولی طور پر بادل گھر آئے۔ اور کسی قدر تقاطر بھی ہوا۔ ۲۸ دسمبر کو بھی چونکہ جلسہ تھا اور اگر بارش زور کی برستی۔ تو ہزارہا انسانوں کی رہائش اور خوراک کے انتظامات میں سخت دقتیں پیش آتیں۔ نیز جلسہ گاہ جو کھلے میدان میں بالکل کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جس میں گھاس پھونس کا بالکل معمولی فرش ہوتا ہے۔ اس میں بیٹھ کر تقریریں سُننا بھی ناممکن ہو جاتا۔ اس لئے ایک طرف تو جلسہ میں شریک ہونے والے ہزارہا مخلصین کے قلوب اس جذبۂ تشکر سے بھر گئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے بارش کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی قبولیت کے آثار جلد ظاہر فرما دئے۔ اور دوسری طرف انہوں نے خدا تعالیٰ کی اس ذرہ نوازی کو اپنے لئے بہت بڑا فضل سمجھا۔ کہ جلسہ کے برکات سے وہ بآسانی مستفیض ہو سکے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جو نہایت ہی اہم اور روحانیت کی جان تھی۔ بغیر کسی دقت اور مشکل کے سُن سکے۔ اور اسے اپنے قلب پر کندہ کرنے کا موقعہ پا سکے۔

جلسہ ختم ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز استسقاء پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ۳ جنوری کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سامنے کے کھلے میدان میں نماز استسقاء پڑھائی جس میں ایک بہت بڑی تعداد مردوں۔ عورتوں اور بچوں کی شریک ہوئی۔ دس بجے سے پونے گیارہ بجے تک نماز پڑھی گئی۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور بارش برسنے کے لئے نہایت ہی عاجزانہ اور دردمندانہ دعائیں کی گئیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلی نماز استسقاء ہے۔ جو موسم سرما میں حالات کو نہایت تشویشناک دیکھکر پڑھی گئی اسی دن سے مطلع ابر آلود ہونا شروع ہو گیا۔ اور بعض اوقات کسی قدر ترشح بھی ہوا۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ کہ ۸ اور ۹ جنوری کی درمیانی شب میں خدا تعالےٰ نے ونزلنا من السماء ماءً مبارکًا کا نظارہ دکھایا۔ اور ایک لمبے عرصہ کے امساک کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے خدام کی دعاؤں کی قبولیت میں بارانِ رحمت نازل فرمائی۔ جس سے گندم اور دوسری اجناس کی فصلوں میں جو سوکھی جارہی تھیں۔ اور جن کے ساتھ ہی نہ صرف زمینداروں کے بلکہ سب لوگوں کے دل بھی مرجھا رہے تھے محض اپنے فضل و کرم سے جان ڈال دی۔

جلسہ کے دوران میں مجھے قریب کے ایک گاؤں کے بعض سکھ زمینداروں نے کہا۔ کہ فصل روز بروز سوکھی جارہی ہے۔ اور ہم لوگ دن رات کنوؤں سے پانی دے دے کر تھک گئے ہیں۔ حضرت صاحب سے عرض کیا جائے۔ کہ بارش کیلئے دعا فرمائیں۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ حضور نے کل جلسہ میں دعا فرمائی ہے۔ اور اب انشاء اللہ جلد ہی بارش ہوگی چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضور کی دعا کے بعد اور حضور کے ارشاد پر نماز استسقاء پڑھنے کے بعد اپنا فضل فرمایا۔ اور اس موسم سرما میں یہ پہلی بارش ہوئی۔

جماعت احمدیہ کو دعاؤں پر جس قدر ایمان اور یقین ہے۔ اور وہ آئے دن قبولیت دعا کے جو نظارے دیکھتی رہتی ہے۔ وہ تو اس تعلیم اور روحانیت کا نتیجہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ لیکن قرب و جوار کے غیر مسلم شرفا تک میں یہ احساس پایا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی جماعت کی دعائیں خدا تعالےٰ خاص طور پر قبول فرماتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ قادیان اور اس کی ساری وسعت۔ جماعت احمدیہ اور اس کی غیر معمولی ترقی۔ دعاؤں کی قبولیت کا مجسم ثبوت ان کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ انہوں نے دیکھا ہے۔ کہ قادیان کے بھولے بسرے گاؤں میں ایک ایسا انسان پیدا ہوا جسے ابتدائی زندگی میں کوئی نہ جانتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی نہ جانتے تھے۔ جو آپکے خاندان کے دوسرے افراد کو جانتے تھے۔ پھر وہ تن تنہا اور بالکل بے سرو سامان تھا۔ مگر اس بے کسی کی حالت میں اُس نے جو کچھ کہا وہی ہوا۔ اور روز بروز زیادہ شان۔ زیادہ شوکت اور زیادہ وضاحت کے ساتھ ہوتا چلا جارہا ہے۔ اور مخالفین کی سرتوڑ کوششیں اور خطرناک منصوبہ بازیاں کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں۔ یہ محض آپ کی دعاؤں کا کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ آپ کے جانشین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ اب بھی سعید الفطرت لوگ غیر معمولی طور پر دعا کے قبول ہونے کے نشانات دیکھتے رہتے ہیں۔ ع م

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

سلسلہ احمدیہ میں نظام خلافت کی اہمیت

۲۶ دسمبر جلسہ سالانہ میں جناب خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ نے جو تقریر کی۔ اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

دُنیا کا آئندہ نظام

دنیا اس وقت ایک نہایت ہی بھیانک اور تاریک دور میں سے گزر رہی ہے۔ قومیں قوموں سے اور ملک ملکوں سے ٹکرا رہے ہیں۔ حکومتیں مٹ رہی ہیں سلطنتیں برباد ہو رہی ہیں۔ تہذیب و تمدن کے انسانی قصر تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ نظام جو مادی ہاتھوں نے تعمیر کئے گر رہے ہیں۔ ان حالات میں دُنیا حیران ہے کہ اس ہیبت ناک اور لرزہ خیز جنگ کے بعد دُنیا کا نظام کیا ہو گا۔ کیا ہمیشہ یہی لڑائیاں۔ یہی ہولناک تباہیاں یہی کشمکش دُنیا کے خرمن امن کو تباہ کرتی رہے گی؟ کیا لوگوں کی بے اطمینانی اور بے چینی کا یہی عالم رہے گا۔ یا کوئی ایسا نظام قائم ہو گا۔ جو امن و سکون بخش سکے۔ اور جو لوگوں کو طمانیت و سکینت سے بہرہ ور کرے۔ یہ تو واقعہ ہے کہ انسانی عقل کے بنائے ہوئے نئے نظام امن قائم کرنے سے عاجز آ چکے۔ ان کے نقائص ان کے عیوب ان کی خرابیاں ظاہر اور واضح ہیں۔ دنیا کسی الہٰی نظام کے لئے تڑپ رہی ہے وہ نظام یقیناً احمدیت کے ذریعہ ہی قائم ہو گا۔ کیونکہ احمدیت اس آخری زمانہ میں خداتعالیٰ کا واحد اور عالمگیر پیغام ہے۔ اور اس نظام کا محوری نقطہ خلافت احمدیہ ہو گا انشاءاللہ۔ پس اس لحاظ سے نظام خلافت کی اہمیت پر غور و فکر نہایت ہی ضروری ہے۔

نظام خلافت کے متعلق الہٰی سنت

حضرات! نظام خلافت کی اہمیت تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ خدائے قدوس نے اس تاریک دور میں ایک عظیم الشان نبی کو مبعوث کیا۔ وہ نبی جو جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے وہ نبی جس کی آمد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مترادف ہے۔ پس وہ مشن جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کیا گیا۔ وہ بھی کچھ کم اہم نہیں۔ وہ ایک پائیداری اور قیام اور ایک لمبے زمانے کا متقاضی ہے

جیسا کہ ہمیں الہٰی سنت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبوت کا نظام صرف نبی کی بعثت سے لے کر اس کی وفات تک کے زمانہ پر ہی ختم نہیں کر دیا جاتا۔ بلکہ اسکا اصلاحی مشن اس کی زندگی کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ نبوت تو نظام روحانیت کا اعلےٰ ترین حصہ ہے۔ جس کو الہٰی سنت نبی کے بعد ایک عرصہ کے لئے قائم رکھتی ہے۔ الہامی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام نبوت کے تین دَور ہیں۔ سب سے پہلے اس عظیم القدر انسان یعنی خدا کے پیغامبر نبی کی آمد آمد کی خبر دی جاتی ہے جو ارہاص کا زمانہ کہلاتا ہے۔ عین اسی طرح جبکہ سورج کے طلوع سے قبل افق مشرق پر مطلع کی سفیدی اس کی آمد کی خبر دیتی ہے پھر اس نبی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور وہ مہر نبوت اپنی روشنی سے دنیا کو منور کر دیتا ہے۔ مگر اس کے نظروں سے اوجھل ہو جانے کے ساتھ اسکے افاضہ کا دَور ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کا تیسرا حصہ نظام خلافت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ اور جس طرح چاند سورج سے اکتساب نور کر کے اپنی چاندنی سے دنیا کو روشنی دیتا ہے۔ اسی طرح نظام خلافت اس نبوت کے مقاصد کو دنیا میں پھیلاتا۔ اور انکو قائم کرتا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد پطرس اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلفائے اربعہ کے وجود اس سنت الہٰیہ کو پوری طرح واضح اور ثابت کر دیتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا۔ اگر نبی کی وفات کے ساتھ اس کا کام ختم ہو جاتا۔ اگر اس کے رفیع الشان کام کو جاری نہ رکھا جاتا۔ تو اس کے یہ معنی ہوتے کہ نبوت کوئی خدائی فعل نہیں یا یہ کہ نبوت کوئی اعلےٰ اور وسیع نظام نہیں۔ بلکہ دنیا کے ساتھ ایک تمسخر ہے۔ جو یقیناً خدائے قدوس کی شان سے بعید ہے۔ نبی تو محض تخم ریزی کے لئے آتا ہے۔ صرف بیج بونے سے اس کام کی تکمیل کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس تخم کو بڑھنا اور پھولنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں۔ جو اسے روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

پھر خداتعالےٰ نے اپنے الہام میں آپ کو فرمایا کمثلاث دُرٌّ لایضاع کہ تیرے جیسا بیش قیمت موتی ضائع نہ کیا جائے گا۔

قدرت ثانیہ

پس اس تخم کے بڑھنے اور پھولنے کے لئے خلافت کا قیام الہٰی سنت کے ماتحت ضروری تھا۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ سے تعبیر فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں "یہ خداتعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور انکو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خداتعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہونچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔

(۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔

(۲) دوسرے۔ ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خداتعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے۔ خداتعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خداتعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ اور ایسا ہی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسےٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں۔ فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسےٰ کی ناگہانی جدائی سے ۴۰ دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خداتعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خداتعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں

نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

تکمیل مقصد نبوت کے لئے خلافت کی ضرورت

پس سب سے پہلے تو نظام خلافت کی سلسلہ احمدیہ میں اہمیت اسی سے ظاہر ہے کہ الٰہی سنت نبی کے مقصد کو پائدار اور ایک لمبے زمانہ میں پھیلاتی ہے۔ بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے اعلیٰ شان کے نبی کے لئے تو بدرجۂ اولیٰ اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ حضور کے بعد ایسے خلفاء اور جانشین ہوں۔ جو اس پاکیزہ مقصد کو جس کی تخم ریزی کی گئی تھی پھیلائیں۔ اور اس کی ترویج کریں۔ اور ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کریں۔ یہ مقصد خلفاء ہی پورا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف اپنے فرائض کی ادائیگی میں بلکہ مشکلات کے برداشت کرنے میں بھی میراث رسل سے حصہ لیتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ وانھم اوذوا کما اوذی النبیون ولعنوا کما لعنوا المرسلون محققۃ بذالک میراثھم للرسل (سر الخلافہ صفحہ ۱) انکو (یعنی خلفاء کو) اسی طرح ایذائیں دی گئیں جس طرح کہ نبیوں کو ایذائیں دی گئیں۔ اور اسی طرح لعنتیں کی گئیں جس طرح خدا کے مرسلوں کو لعنتیں دی گئیں۔ جس سے ان کی میراث للرسل ثابت ہے"

خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ

حضرات کرام! الٰہی سنت کے علاوہ سلسلہ احمدیہ میں تو نظام خلافت اس لحاظ سے بھی اہم ہے۔ کہ اس دور کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص طور پر قیام خلافت کی پیشگوئیاں فرمائیں۔ چنانچہ حضرت حذیفہ کی مشہور متفق علیہ حدیث اس بارے میں یہ ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا عاضا تکون ما شاء اللہ۔ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ (مشکوٰۃ باب الانذار)

فرمایا تم میں اس وقت تک نبوت رہے گی جب تک کہ خدا تعالیٰ چاہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نبوت کو اٹھا لے گا۔ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی۔ پھر وہ بھی اس وقت تک قائم رہے گی۔ جب تک اللہ چاہے۔ پھر اللہ اس کو اٹھا لے گا۔ اسی طرح ملک عاض اور ملک جبریۃ کے دور آئیں گے۔ اور ان کے بعد خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ قائم ہوگی میرے دوستو! جن دوروں کی اس حدیث میں خبر دی گئی۔ تاریخ ان کے آنے کی شاہد اور حدیث کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے۔ خلافت راشدہ کا زمانہ ملک عاض کا زمانہ اور پھر ملک جبریہ یعنی فیج اعوج کا زمانہ دنیا کی آنکھوں کے سامنے گزر چکا۔ اب ضروری تھا کہ اس فیج اعوج کے زمانے کے بعد پھر خلافۃ کا سلسلہ اسی طرح نہج نبوت پر قائم ہوتا۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت کا قیام ہوا۔ اس سلسلۂ خلافت کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے مقدر تھی۔ خدا کے الہام سے بھی آپ کو خلیفہ قرار دیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔ تذکرہ صفحہ ۱۸۹ حکم اللہ الرحمٰن لخلیفۃ اللہ السلطان یؤتی لہ الملک العظیم ویفتح علیٰ یدہ الخزائن وتشرق الارض بنور ربھا۔ یعنی خدائے رحمٰن کا ارشاد خلیفۃ اللہ السلطان کے نام جس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور جس کے ہاتھ پر خزائن کھولے جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن کی جائیگی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت داؤد کو خلیفہ قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ؎

اک شجر ہوں جسکو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

حدیث کی تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس حدیث نبوی کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی ہے "احادیث سے یہ ثابت ہے کہ زمانے تین ہیں۔ اول خلافت راشدہ کا زمانہ پھر فیج اعوج جس میں ملک عضوض ہوں گے اور بعد اس کے آخری زمانہ جو زمانہ نبوت کے نہج پر ہوگا۔" (شہادۃ القرآن صفحہ ۳۵)

پھر فرمایا:۔ "پس یہ حقیر خیال خدا تعالےٰ کی نسبت تجویز کرنا کہ اس کو صرف اس امت کے تیس برس کا ہی فکر تھا۔ اور پھر ان کو ہمیشہ کے لئے ضلالت میں چھوڑ دیا۔ اور وہ نور جو قدیم سے انبیاء سابقین کی امت میں خلافت کے آئینہ میں وہ دکھلاتا رہا۔ اس امت کے لئے دکھلانا اس کو منظور نہ ہوا۔ کیا عقل سلیم خدائے رحیم و کریم کی نسبت ان باتوں کو تجویز کرے گی۔ ہرگز نہیں۔ اور پھر یہ آیت خلافت ائمہ پر گواہ ناطق ہے۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ کیونکہ یہ آیت صاف پکار رہی ہے۔ کہ اسلامی خلافت دائمی ہے۔" (شہادۃ القرآن صفحہ ۵)

حضرات غور فرمائیں کہ ادھر حضور خلافت اسلامی کو دائمی قرار دیتے ہیں۔ اور ادھر قدرت ثانیہ کے متعلق الوصیت میں فرماتے ہیں۔ کہ اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔ کیا یہ قدرت ثانیہ اسلامی خلافت ہی نہیں جو اس حدیث کے مطابق قائم ہونا ضروری تھی۔

یتزوج ویولد لہ

اس کے علاوہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی آنیوالے موعود مسیح کے متعلق مشہور پیشگوئی یتزوج ویولد لہ کی ہے یعنی وہ شادی کرے گا۔ اور اس کا ایسا بیٹا پیدا ہوگا۔ جو اس کے مشن کو پورا کرنے والا اور اسکو تقویت بخشنے والا ہوگا۔ یولد لہ میں لام فائدہ کا ہے۔ یعنی اس "ولد موعود" کی آمد اسی بلند مقصد کے سلسلے میں ہوگی۔ جس سلسلہ [illegible] یا مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کی تشریح کئی جگہ فرمائی ہے۔ حمامۃ البشریٰ میں حضور فرماتے ہیں۔ ھذا ایضا کلامٌ ایماءٌ اشارۃً الیٰ انہ یولد لہ ولدٌ صالحٌ یضاھی کمالاتہ۔ یہ کلام اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ کہ اس کا ایک صالح بیٹا پیدا ہوگا۔ جو اس کے کمالات کی شباہت رکھنے والا ہوگا۔

حضرات نبی کے کمالات کو مجتمع رکھنے والا صالح اور موعود بیٹا نبی کا جانشین ہی ہو سکتا ہے۔ پس یہ حدیث نبوی بھی درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قائم ہونے والی خلافت کے سلسلہ میں سے ہی ایک عظیم الشان خلیفہ کی خبر دے رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سبز اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں۔" دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں"۔۔۔ دوسری قسم رحمت کی۔۔۔ تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجیگا۔۔۔ جس کا نام محمود بھی ہے"۔ (سبز اشتہار)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس تحریری روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک بالکل واضح ہو جاتی ہے

یو لد لہٗ درحقیقت دوسری قسم رحمت کی تکمیل ہے۔ جس کا ارسال خلفاءؑ کے ذریعہ پورا ہونا مقدر تھا۔ پس ایک "ولد صالح" خلیفۃ المسیح موعود کی خبر اس سلسلۂ خلافت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ جو حضور سرور کائنات علیہ السلام کی پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سلسلہ احمدیہ میں قائم ہونے والا تھا۔ اس سلسلے کے قیام نے سید المرسلین نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی شہادت نہیں ملتی ہے۔ پس اُن ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے سلسلہ میں خلافت کا قیام ضروری تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

پھر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ جو حضور کے بعد ایک سلسلۂ خلافت کے قیام کی خبر دے رہی ہیں۔ اس سلسلے میں احباب کو الوصیت کے ان صفحات کا خاص طور پر مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جن میں حضور سنت اللہیہ کا بیان کرتے ہوئے اپنے بعد جماعت کے مستقبل کی خبر دیتے ہیں۔ پھر ازالہ اوہام سبز اشتہار اور دوسری کتب کی وہ پیشگوئیاں جن میں آپ نے اپنی اولاد میں سے ایک نہایت عظیم القدر موعود اور اولوالعزم انسان کی خبر دی ہے۔ اور اپنا جانشین قرار دے کر اپنے بعد سلسلۂ خلافت کے قیام کی اہمیت ظاہر کی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کو چسپاں فرمایا ہے مثلاً حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷ میں فرماتے ہیں:۔

ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفاءہ الی ارض دمشق

کہ مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ارض دمشق کی طرف سفر کرے گا۔ کتنے صاف اور کتنے واضح الفاظ ہیں خلفاء کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایک ہی خلیفہ نہیں بلکہ خلافت کا سلسلہ ہوگا۔ اور اس سلسلہ کا ایک خلیفہ ارض دمشق کی طرف سفر کرے گا۔ یہ پیشگوئی حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود سے پوری شان کے ساتھ واقع ہو چکی ہے۔ مگر اس وقت مجھے یہ بتانا ہے۔ کہ ان الفاظ کے اندر صرف ایک انسان کے ارض دمشق تک جانے کی ہی پیشگوئی نہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ایک سلسلۂ خلافت کے قیام کا ذکر بھی ہے۔ پس اس سلسلہ کا قیام دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مبرہن کرتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس کی بجائے صرف انجمن کا نظام ہی ترویج پاتا۔ تو حضور علیہ السلام کی صداقت مشتبہ ہو جاتی:

رسول و مشائخ کے بعد خلیفہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بہت سے الہامات میں رسول کے لفظ سے خطاب کیا ہے۔ رسول کے علاوہ بعض الہامات میں شیخ کے لفظ سے بھی مخاطب فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں۔ "ایک الہام میں اللہ تعالےٰ نے ہمارا نام شیخ بھی رکھا ہے۔ الشیخ المسیح الذی لایضاع وقتہ (تذکرہ) دوسری طرف حضور فرماتے ہیں۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا میں ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ سے اس کو مٹاتا ہے۔"

(بدر ۱۴ر اپریل ۱۹۰۸ء)

حضرات! غور فرمائیں۔ ایک طرف وہ الہامات ہیں۔ جن میں حضور کو شیخ اور رسول کے لقب سے خدا تعالےٰ نے ملقب فرمایا۔ اور دوسری طرف یہ سنت اللہیہ کہ رسول و مشائخ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے روحانی زلزلہ کو خدا تعالےٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ مٹاتا ہے۔ کیا درحقیقت ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے قیام کی خبر میں کوئی شک رہتا ہے؟ خلافت کے بغیر ان پیشگوئیوں کی صداقت کس طرح ظاہر ہو سکتی تھی؟

بارانِ رحمت

علم و عمل کی دنیا سونی پڑی تھی ساری
مدت کے بعد آیا پانی پھر آسماں سے

وہ قادیاں پہ برسا بن بن کے ابر رحمت
"بیر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے"

فضلِ خدا سے پائی نیکوں نے حمدیت
تقدیر کھینچ لائی اُن کو کہاں کہاں سے

اے نوجواں مسخر کرنی ہے تو نے دُنیا
اندازۂ سفر کر رفتارِ کارواں سے

اے احمدی بڑھے جا پیغام حق سناتا
غافل پڑی ہے دُنیا احمد کے آستاں سے

رازِ حیاتِ مسلم تبلیغ میں تھا پنہاں
زندہ ورسم پھر ہے اک مردِ نوجواں سے

تبلیغ حق ہے پیارو اسلام کی امانت
اسلام کی مقدر نصرت ہے آسماں سے

تبلیغ دیں کی مجھکو توفیق دے الٰہی
محروم تا نہ جاؤں احمد کے گلستاں سے

امن و اماں کے آئیں دنیا نے توڑ ڈالے
سازِ شکستہ تجھکو جوڑیں کہاں کہاں سے

اے طور بجھ گیا تو تھوڑی سی دیر جل کر
میں جل رہا ہوں اب تک سوزِ غم نہاں سے

دنیا کی راحتیں ہیں سامانِ چند روزہ
غافل نہ تجھکو کر دیں سامانِ جاوداں سے

فضلوں سے تیرے یارب آساں ہو میری منزل
مجھکو نہ دور رکھنا تو میر کارواں سے

بنظم حضرت ... ایدہ اللہ تعالیٰ — ... عبد ... احمدی

پانچ ہزاری فوج

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کے بہادر سپاہیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے پہلے دور کے آخیری سال دہم میں شامل ہونے کا نادر موقعہ صرف ۳۱ر جنوری تک ہے۔ جن احباب یا جماعتوں کے وعدے ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے۔ انہیں چاہیئے ۳۱ر جنوری سے پہلے پہلے اپنا وعدہ مرکز میں پہنچا دیں۔ کیونکہ جو وعدے یکم فروری کے بعد ڈاک میں ڈالے جائیں گے۔ وہ حضور قبول نہیں فرماویں گے ــــــ اس سال کے وعدوں کے متعلق ایک بات یاد رکھنا ضروری ہے۔ کہ ہر مجاہد کا وعدہ سال نہم کے وعدہ سے نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنا نمونہ یہی ہے کہ حضور نے اپنے سال نہم کے وعدہ کی رقم پر ساڑھے تین گنا اضافہ فرمایا ہے۔ اس لئے حضور کی اقتداء میں سال نہم پر اضافہ کرنا چاہیئے۔ وہ احباب اور جماعتیں جو وعدے دے چکی ہیں۔ مگر ان کے اضافے نمایاں اور غیر معمولی نہیں۔ وہ بھی اب اضافہ کر سکتی ہیں۔ بہرحال سال دہم کا اضافہ سال نہم کی رقم پر دوگنا۔ تین گنا یا چار گنا ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا نمونہ ہے:

فنانشل سکرٹری تحریک جدید